اوابین کی نماز کی نیت

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اوابین کی نماز میں نیت کیا کی جائے گی؟ براہ کرم رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ بات یادرہے کہ نیت دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں، لہذا دل میں نیت ہو تو خواہ الفاظ نہ کہے نماز ہو جائے گی۔ البتہ زبان سے کلمات دہرا لینا مستحب ہے۔ اور اصح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح، سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی متابعت کی نیت کرے۔ لہذا اوابین کی نماز بھی چونکہ نفلی ہے اس لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، لیکن ثواب بڑھانے کے لئے حسب حال جتنی اچھی نیتیں بڑھا لے اتنا اچھا ہے۔

محیط برہانی میں ہے "هل يستحب أن يتكلم بلسانه؟ اختلف المشايخ فيه، بعضهم قالوا: لا؛ لأن الله تعالى مطلع على الضمائر، وبعضهم قالوا: يستحب وهو المختار، وإليه أشار محمد رحمه الله في أول كتاب المناسك"

ترجمہ: کیا زبان سے نیت کرنا مستحب ہے؟ تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے، بعض نے فرمایا کہ مستحب نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ باطن کو جانتا ہے، اور بعض مشائخ نے فرمایا کہ یہ مستحب ہے اور یہی مختار قول ہے، اور اسی کی طرف امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب المناسک کی ابتداء میں اشارہ فرمایا ہے۔ (المحیط البرہانی، جلد 1، صفحہ 289، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

منیۃ المصلی اور اس کی شرح غنیۃ المتملی میں ہے "(المصلی اذا کان متنفلا) سواء کان ذلک النفل سنۃ مؤکدۃ او غیرھا (یکفیہ مطلق نیۃ الصلوۃ) ولا یشترط تعیین ذلک النفل بانہ سنۃ الفجر مثلاً او تراویح او غیر ذلک۔۔۔ (والاحتیاط فی التراویح ان ینوی التراویح او سنۃ الوقت او قیام اللیل وفی السنۃ ان ینوی السنۃ) نفسھا او ینوی الصلوۃ متابعۃ للنبی علیہ السلام" ترجمہ: نمازی نے جب نفل نماز پڑھنی ہو تو اس کے لیے مطلقاً نماز کی نیت

کافی ہے، چاہے وہ نفل سنت مؤکدہ ہو یا اس کے علاوہ ہو، اور اس نفل کی تعیین شرط نہیں ہے کہ مثلاً وہ سنت فجر ہے یا تراویح یا اس کے علاوہ۔ اور تراویح میں احتیاط یہ ہے کہ تراویح، سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور سنت میں احتیاط یہ ہے کہ نفسِ سنت یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی نیت کرے۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، صفحہ 247 تا 249، درسعادت)

درمختار اور ردالمحتار میں ہے" (کفی مطلق نیۃ الصلاۃ) بان یقصد الصلاۃ بلا قید نفل او سنۃ او عدد۔۔۔ (لنفل و سنۃ۔۔۔ و تراویح علی المعتمد)" ترجمہ: نفل، سنت اور معتمد قول کے مطابق تراویح میں مطلقاً نماز کی نیت کافی ہے بایں طور کہ وہ نفل، سنت اور تعدادِ رکعات کی قید کے بغیر نماز کا ارادہ کرے۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 116، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "اصح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 493، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

الوظیفۃ الکریمہ میں ہے "نماز مغرب کے بعد فرض پڑھ کر چھ رکعتیں ایک ہی نیت سے، ہر دو رکعت پر التحیات و درود و دعا اور پہلی، تیسری، پانچویں سبحانک اللھم سے شروع کرے، ان میں پہلی دو سنت مؤکدہ ہوں گی، باقی چار نفل۔ یہ صلوۃ اوابین ہے اور اللہ اوابین کے لئے غفور ہے۔" (الوظیفۃ الکریمۃ، صفحہ 26، 27، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4088

تاریخ اجراء: 07 صفر المظفر 1447ھ / 02 اگست 2025ء